بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الفضلَ بیدِ اللہِ یُؤتیہِ من یشاء ۔ عسٰی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵ ۔ تار کا پتہ: الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل

قادیان

یوم پنجشنبہ

قیمت سالانہ ۱۸ روپے ۔ ماہوار ۱½ روپیہ

جلد ۳۵ ۔ ۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۶ ہش ۔ ۶ شعبان ۱۳۶۶ ھ ۔ ۲۶ جون ۱۹۴۷ء ۔ نمبر ۱۵۰

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۵ ماہ احسان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب شدید بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

مسلمان اور دوسری اقوام

پچھلے دنوں مسٹر جناح نے جب برمی لیڈر کو لکھا کہ برما کے مسلمان بہرحال آزادی کی تگ و دو میں تمام برمیوں کا ساتھ دینگے۔ اور الگ منطقے کا مطالبہ نہیں کرینگے ۔ اور ساتھ ہی برمی مسلمانوں کو بھی اس مطلب کی اپیل کی تو اس پر ہندو پریس نے بڑا شور مچایا اور کہا کہ جب مسٹر جناح برما میں تقسیم پر زور نہیں دیتے ۔ تو ہندوستان میں مسلمانوں کے لئے الگ وطن کا مطالبہ کیوں کرتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہا کہ مسٹر جناح کا یہ رویہ ان کے ہندوستان کے متعلق رویہ سے متضاد ہے۔

لیکن غور کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ہندو پریس کا یہ اعتراض کوتہ اندیشی پر مبنی ہے۔ دنیا میں سوائے ہندوستان کے شاید کوئی ایسا ملک نہیں ۔ جہاں خواہ مسلمان اکثریت میں ہوں یا اقلیت میں انہوں نے اس طرح الگ منطقے کا مطالبہ کیا ہو ۔ چین میں بھی سات آٹھ کروڑ مسلمان ہیں ۔ روس میں بھی ان کی اتنی ہی تعداد ہے ۔ پھر مصر وغیرہ ملک میں بھی مسلمان اکثریت کے ساتھ عیسائیوں کی اقلیت آباد ہے۔ مگر حتی الوسع مسلمانوں نے کہیں بھی یہ سوال پیدا نہیں کیا ۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگوں سے الگ تھلگ خالص مسلمانوں کے منطقے قائم کریں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمان فطرتاً مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے ۔ اور جب تک اس کو اس حد تک مجبور نہ کر دیا جائے ۔ کہ تفریق ناگزیر ہو وہ تفریق و تشتت کو پسند نہیں کرتا ۔ مسلمان اکثریت کے ممالک میں اگر کہیں عیسائی اقلیت نے کبھی ایسا سوال اٹھایا بھی تو مسلمانوں نے نہایت فراخ حوصلگی سے اقلیتوں کے خدشات مٹا دئیے ۔ مصر کی مثال ہمارے سامنے موجود ہے ۔ کہ قبطی عیسائیوں نے جب ایسا سوال اٹھایا ۔ تو مسلمانوں نے ان کو بلینک چیک دے دیا ۔ اور لطف یہ ہے کہ مسلمانوں نے ان کے مطالبات سے بھی زیادہ حقوق ان کو دے دئیے ۔ فلسطین میں یہودیوں کے علی الرغم عیسائی عربوں کے ساتھ ہیں ۔ اور یہاں یہودیوں ہی نے جو ہندوؤں کے علاوہ ایک ہی دوسری مذہبی فرقہ پرست قوم دنیا میں آباد ہے وہ پیچیدگیاں پیدا کر رکھی ہیں ۔ جن سے آج یہ ملک دوچار ہے۔

البتہ یورپ کے متعصبانہ رویہ نے جو اس نے صدیوں سے مسلمانوں کے خلاف اختیار کر رکھا ہے ۔ مسلمانوں نے محض خود حفاظتی کے لئے اپنے حقوق کی پاسداری کی ہو ۔ تو اس سے ہمیں انکار نہیں ۔ لیکن اس صورت میں بھی آپ دیکھیں گے ۔ کہ مسلمان اکثریت والے ممالک میں غیر مسلموں کو جو مراعات دی جاتی ہیں ۔ وہ خود وہاں کے مسلمانوں کو بھی حاصل نہیں ۔ چینی مسلمان تقریباً اسی نسبت سے اقلیت میں ہیں ۔ جس نسبت سے وہ ہندوستان میں ہیں مگر آپ نے کبھی چینی مسلمانوں کے الگ مطالبہ کا ذکر نہیں سنا ہو گا۔

پھر سوچنا چاہیئے کہ ہندوستان میں مسلمانوں نے یہ سوال کیوں اٹھایا اور کیوں ہندوستان کی تقسیم کی نوبت پہونچی ۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں اس کا سبب معلوم کرنا مشکل نہیں صاف ظاہر ہے ہندوؤں کی نہایت درجہ کی فرقہ پرستانہ ذہنیت اس کا باعث ہے ۔ مسلمانوں کی حکومت کے زوال کے بعد جب انگریز کے ہاتھ میں عنان حکومت آئی ۔ تو ہندوؤں نے مسلمانوں کے خلاف گویا ایک متحدہ محاذ قائم کر لیا ۔ اس دردناک داستان کو ہم یہاں دہرانا نہیں چاہتے ۔ مگر اتنا ضرور عرض کریں گے ۔ کہ انگریزوں کی خوشامد سے ہندوؤں نے مسلمانوں کو مٹانے میں اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا ۔ ان کے سروں میں ہندوستان کو صرف ہندوؤں کی واحد ملکیت بنانے کا جنون بڑھتا چلا گیا ۔ کانگرس کی تاریخ کو دیکھا جائے تو نظر آئے گا کہ اس کی کشمکش اتنی انگریزوں کے خلاف نہیں ۔ جتنی کہ مسلمانوں کے خلاف رہی ہے۔

ان کے اسی غیر فطری اور نا منصفانہ جذبہ نے ہندوستان کو وہ دن دکھایا ہے ۔ جو ہم آج دیکھ رہے ہیں ۔ اور اگر ہندوؤں نے اپنی ذہنیت نہ بدلی ۔ تو اس کا نتیجہ ابھی اور بھی برا نکلے گا ۔ تمام ورن آشرم ہندو باوجود اپنی تعلیمی اور اقتصادی فوقیت کے اور باوجود اپنی فطری چالاکی کے اس دن کو آنے سے نہیں روک سکتے جو بڑی تیز رفتاری کے ساتھ بڑھتا چلا آتا ہے ۔ وہ ناحق براہمنی مت کے ہزاروں سالہ مردے کی ہڈیوں کی راکھ جمع کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ۔ اگر وہ اس راکھ سے کوئی ڈھانچہ کھڑا کرنے میں کامیاب بھی ہو جائیں ۔ تو وہ طوفان مساوات کے ایک ہی جھونکے سے گر کر ہوا میں پریشان ہو جائیگا ۔ کانگرسی لیڈر بھی اس آنے والے حادثہ سے بے خبر نہیں ہیں ۔ ان کو معلوم ہے کہ ان کی کوششوں کی ناکامی اٹل ہے ۔ اگرچہ صدیوں کی بدعادت جو فطرت ثانی بن چکی ہے ۔ ان کو صراط مستقیم پر نہیں

ایڈیٹر روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

آنے دیتی۔ لیکن زمانہ بھی اپنی ہٹ کا پکا ہے۔ وہ ان کو ٹھوکروں پر ٹھوکریں ماریگا۔ اور کچوکے پر کچوکے دیگا اور ان کو اپنی راہ پر لائے گا۔ جناح کا پاکستان اور اچھوتوں کی بیداری اسی ناگزیر حادثہ کا پیش خیمہ ہیں۔ دوسری قومیں سکھ۔ جینی بدھ۔ عیسائی۔ پارسی بھی اس عظیم الشان کام میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ جب زمانے کی تمام تیاری مکمل ہو جائے گی۔ اور یہ حادثہ اپنی پوری قوتوں کے ساتھ وقوع پذیر ہوگا۔ تو اس کے نتیجہ میں ایک حقیقی متحدہ آزاد ہندوستان معرضِ وجود میں آئیگا۔ اس وقت ہر ہندوستانی اسی طرح آزاد ہوگا۔ جس طرح قدرت انسان کو آزاد پیدا کرتی ہے۔ لیکن اس دن سے پہلے کانگریسیوں کی موجودہ انتہائی فرقہ پرستانہ ذہنیت اسکو ٹکڑے ٹکڑے کرکے رہیگی۔ لیکن ہمیں یقین ہے کہ اگر آج کسی معجزے سے کانگرس کی یہ غلط ذہنیت بدل سکے۔ تو آج ہی یہ ہندوستان جنت نشان بن سکتا ہے۔

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

قرآن کریم کی ایک آیت کی تفسیر

(مرتبہ چودھری منیر احمد صاحب ونیس)

قادیان ۲۴ ماہ احسان۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج بعد نماز مغرب تا عشاء مجلس میں رونق افروز ہو کر جو ملفوظات بیان فرمائے۔ ان کا ملخص اپنے الفاظ میں بیان کیا جاتا ہے۔

فرمایا۔ قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے۔ جو اپنے اجمال اور اپنی تفصیل دونوں کی وجہ سے دنیا کی سب کتابوں سے ممتاز ہے۔ تفصیل اس میں اتنی ہے۔ کہ کسی اور کتاب میں نہیں۔ اور اجمال بھی اس میں اتنا ہے۔ کہ اسکی مثال کسی اور کتاب میں نہیں ملتی۔ مضمون کی اتنی وسعت ہے۔ کہ جتنا زیادہ تدبر کیا جائے۔ اتنے ہی زیادہ مطالب کھلتے جائیں گے۔ اور الفاظ اس قدر مختصر ہیں کہ اس سے کم الفاظ استعمال ہی نہیں ہو سکتے تھے۔

ان وجوہ کے پیشِ نظر قرآن کریم جہاں بہت آسان ہے۔ وہاں مشکل بھی ہے۔ جاہل سے جاہل آدمی بھی آسانی سے سمجھ جاتا ہے۔ اور دوسری طرف عالم سے عالم آدمی بھی یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ میں اس کے تمام مطالب پر حاوی ہو گیا ہوں۔ بلکہ جوں جوں علم اور تدبر بڑھتا جائیگا۔ اس کے مطالب و معارف وسیع سے وسیع تر ہوتے چلے جائیں گے۔

قرآن کریم کا وہ مطلب جو ایک جاہل سمجھتا ہے۔ یا جو ایک عالم سمجھتا ہے۔ دونوں مختلف ہو سکتے ہیں لیکن وہ دونوں ہی صحیح ہونگے۔ کیونکہ قرآن کریم کے بہت سے بطون ہیں۔ جو انسان کی عقل اور تدبر کے مطابق کھلتے رہتے ہیں۔ لیکن بسا اوقات قرآن کریم کے مطالب میں جو غلطی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اس وجہ سے ہوتی ہے۔ کہ لوگ اسے اللہ تعالیٰ کے مفہوم اور منشاء کے مطابق نہیں بلکہ لوگوں کے افکار اور خیالات کے مطابق اخذ کرتے ہیں۔ اس تمہید کے بعد حضور نے فرمایا۔ میں نے قرآن کریم کی آیت وان امرأۃ خافت من بعلها نشوزًا او اعراضًا فلا جناح علیهما ان یصلحا بینهما صلحًا۔ والصلح خیر واحضرت الانفس الشح وان تحسنوا وتتقوا فان اللہ کان بما تعملون خبیرا (نساء) کی ایسی تفسیر لکھی ہوئی دیکھی ہے۔ جو نہ صرف غلط بلکہ سخت ہتک آمیز ہے۔ اور جس قسم کا الزام اس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر لگایا گیا ہے۔ ایک ادنیٰ مومن تو کیا ایک عام انسان سے بھی اس قسم کی بد اخلاقی کی امید نہیں کی جا سکتی۔ اور یہ تفسیر ایک ایسے نوجوان کے قلم سے نکلی ہے جو نئے عالموں میں سے ہے۔ اور وہ انتہائی تعلیم تک پہنچ چکا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلطی پہلے مفسرین کی اتباع کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔

پہلے مفسرین کی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ انہوں نے اس آیت سے مراد یہ لی ہے۔ کہ اگر عورت خاوند کی طرف سے نشوز اور اعراض محسوس کرے۔ اور اسے یہ خدشہ ہو کہ خاوند مجھے ترک کر دیگا۔ تو اسے چاہیئے کہ اپنے کچھ حقوق ترک کرکے صلح کر لے۔ یہ مفہوم نہ صرف غلط بلکہ بیہودہ بھی ہے۔ اس کا مطلب یہ بنتا ہے۔ کہ اول تو قرآن کریم مرد کے لئے نشوز اور اعراض کو مباح قرار دیتا ہے۔ اور پھر مزید برآں عورت پر یہ چٹی ڈالتا ہے۔ کہ وہ اپنے کچھ حقوق ترک کرکے اس سے صلح کر لے۔ حالانکہ نشوز اور اعراض خود گناہ ہے چہ جائیکہ اس کی بناء پر ایک تیسرے گناہ کا ارتکاب کیا جائے۔ جب قرآن کریم نشوز و اعراض کو ناجائز قرار دیتا ہے۔ تو وہ کس طرح کہہ سکتا ہے۔ جب یہ سرزد ہو تو اسے کچھ دے دلا کر صلح کر لیا کرو۔ یہ مفہوم نہ صرف قرآن کریم کی شان کے خلاف بلکہ عقل کے بھی خلاف ہے۔ ہمارے نوجوان نے اس پر بھی زیادہ ظلم ڈھایا ہے۔ اور اس نے نشوز و اعراض کو مفعول ہونے کی بجائے مفعول لہٗ قرار دیکر اس کا مفہوم نہایت ہی لغو بنا دیا ہے۔ یعنی انہوں نے نشوزًا و اعراضًا کے ارتکاب کو عورت کی طرف منسوب کیا ہے۔ اور ان معنوں کے لحاظ سے مطلب یہ بنتا ہے۔ کہ اگر عورت اپنے نشوز اور اعراض کی وجہ سے یہ محسوس کرے کہ خاوند مجھ سے بے التفاتی برت رہا ہے۔ تو اسے اپنے حقوق ترک کرکے یعنی روپیہ وغیرہ دے کر خاوند سے صلح کر لینی چاہیئے۔ بالفاظ دیگر عورت اگر بدکاری وغیرہ کی مرتکب ہو۔ تو اسے خاوند کو روپیہ وغیرہ دیکر رضامند کر لینا چاہیئے۔

اور سب سے بڑھ کر ظلم یہ کیا ہے کہ اس آیت کو حضرت سودہ رضؓ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی طرف ایک جھوٹی حدیث کی بناء پر منسوب کرنے کی ناپاک کوشش کی گئی ہے جو انتہائی درجہ کی بد اخلاقی کا مظاہرہ ہے۔ اصل میں یہ دونوں مفہوم سراسر غلط ہیں۔ نشوزًا و اعراضًا نہ صرف مردوں کے لئے اور نہ ہی صرف عورتوں کے لئے استعمال ہوا ہے بلکہ دونوں کے لئے استعمال کیا گیا ہے

اس آیت کا مفہوم بہت سادہ اور سلیس ہے۔ اللہ تعالےٰ نے میاں بیوی کو چھوٹے چھوٹے معاملات میں بدظنیوں کی وجہ سے جو کدورت پیدا ہو جاتی ہے۔ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا ہے۔ کہ بہتر ہے۔ کہ تم ایسی باتوں کا ایک دوسرے کے پاس ذکر کرکے دل کی صفائی کر لیا کرو۔ اور خواہ مخواہ دلوں میں کدورت اور نفرت کو پرورش پانے کا موقع نہ دیا کرو۔ ہم نے بارہا دیکھا ہے۔ کہ میاں بیوی کے اکثر اختلافات نہایت چھوٹی چھوٹی بدظنیوں کے نتیجہ میں ہوتے ہیں۔ جنہیں بروقت رفع نہ کیا جائے تو وہ دل میں ہی پرورش پاتے اور بالآخر ایک بہت بڑے تخلف کا موجب بن گئے۔ ان سے اللہ تعالےٰ نے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ آیت کا آخری حصہ بھی اسی کی تائید کرتا ہے۔ کہ ایسے معاملات مرد کے ناروا بخل اور عورت کی ناجائز حرص کے نتیجہ میں پیدا ہوتے ہیں۔ لہذا ان دونوں ✲

✲ کو احسان اور تقویٰ کی خاطر رفع کر دیا کرو

اذان کے بعد حضور نے فرمایا۔ ہمارے نوجوان علماء کو چاہیئے۔ کہ وہ قرآن کریم کی ایسی مشکل آیات پر خوب تدبر کریں۔ اور جہاں انہیں سمجھ نہ آئے۔ ہم سے دریافت کریں۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس کا بہت وسیع علم دیا ہے۔ لیکن اگر انہوں نے اس وقت اس طرف توجہ نہ کی اور وہ غلطیاں جو تفسیروں میں پیدا ہو چکی ہیں اور ہم سے رفع نہ کرائیں۔ تو وہ اسی طرح قائم رہیں گی۔ اور جس طرح مسلمانوں کی تباہی اور خرابی کا موجب بنیں۔ اسی طرح احمدیوں کو بھی بگاڑنے کا موجب بنیں گی

درخواست دعا

میرا لڑکا لعل رضا ٹائیفائیڈ کئی روز سے بیمار ہے۔ احباب سے عاجزانہ درخواست ہے۔ کہ اسکی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(محمد شریف ٹیلر محلہ دارالبرکات)

اطاعتِ رسولؐ کے چند ایمان پرور نظارے

از جناب شیخ محمد اسمٰعیل صاحب پانی پتی

(۱)

حضور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین اپنے مقدس آقا پر جس طرح پروانہ وار فدا تھے۔ اور اپنے مطاع کی محبت عشق اور اطاعت کے جو عجیب حیرت انگیز اور بے مثال نمونے انہوں نے اپنی زندگیوں میں دکھائے۔ وہ رہتی دنیا تک اپنی مثال آپ رہیں گے۔ دنیا میں ایک دو نہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں پیغمبر اور رسول۔ رشی اور منی لیڈر راہ اور رہبر ہو چکے ہیں۔ لیکن مجھے بتاؤ اور دکھاؤ کہ کیا ان لاکھوں مقدسین کی پاک جماعت میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا ہوا ہے جس کے پیروؤں نے محمدؐ کے غلاموں کی مانند اطاعت کا نمونہ دکھایا ہو۔ تاریخ کہتی ہے اور روایات گواہ ہیں کہ کوئی نہیں ایک بھی نہیں ؎

کوئی بتلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

مثال کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام خدا کے ایک برگزیدہ نبی تھے۔ جنہیں آج ان کے پیرو بڑے فخر سے خدا کا بیٹا کہتے نہیں جھکتے۔ جانتے ہو ان کے ساتھ ان کے شاگردوں اور خادموں نے کیا کیا؟ سنو ایک نے صبح ہونے سے پہلے تین مرتبہ اپنے خدا کے بیٹے پر لعنت بھیجی۔ یہ بھی سن لو کہ کیوں محض اس لئے کہ کہیں یہ بھی اس کے گروہ میں سے سمجھ کر گرفتار نہ کر لیا جائے دوسرے نے چند کھوٹے سکوں کے بدلہ میں اپنے آقا کو پکڑوا دیا۔ اور جب آقا پکڑا گیا۔ تو باقی کے دس شاگردان رشید اسے چھوڑ چھاڑ کر بھاگ گئے۔ اور اول سے آخر تک کسی ایک شاگرد میں بھی اتنی ہمت نہ ہوئی۔ کہ اس سخت مصیبت کے وقت میں اپنے استاد کی مدد کرتا۔ مگر اس کے برخلاف رسول عربی (خدا کے کروڑ در کروڑ سلام ان پر ہوں) کے خادموں نے ان سے کہا حضور ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے۔ آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ آپ کے دائیں بھی لڑیں گے۔ آپ کے بائیں بھی لڑیں گے۔ اور دشمن صرف ہماری لاشوں پر سے گزر کر ہی آپ تک پہنچ سکے گا۔ اور کس کور چشم کو اس صداقت میں شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ جو کچھ انہوں نے زبان سے کہا تھا سو فیصدی اپنے عمل سے پورا کر کے دکھا دیا۔ (خدا کی ہزاروں رحمتیں ان پر ہوں) ان کے نزدیک رسول کا معمولی فرمان بھی خدائی حکم تھا۔ جسے پورا کرتے ہوئے اپنی جان دے دینا ان کے نزدیک بالکل معمولی بات تھی۔ اس سلسلہ میں واقعات تو سینکڑوں ہیں۔ مگر ہم یہاں صرف چھ نظارے پیش کرتے ہیں۔ پڑھیں اور اپنے ایمانوں کو تازہ کریں۔

پہلا نظارہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو شرف بزرگی کا جو بلند ترین درجہ دربار رسول میں حاصل تھا۔ اس کے نتیجہ میں آپ اپنے مقدس آقا کے وصال کے بعد اس کے سب سے پہلے جانشین منتخب ہوئے لہٰذا طبعاً ہم کو اطاعت رسول کا نظارہ سب سے پہلے صدیق ہی کے وجود میں دیکھنا چاہیئے:۔

ہدایت اور رشد کا آفتاب عالمتاب ۲۳ برس تک ضوفشانی کے بعد غروب ہو گیا اور عرب ہی پر نہیں دنیا پر اندھیرا چھا گیا موقع پاتے ہی تاریکی کے فرزندوں نے ضلالت کے گڑھوں سے سر نکالے اور دنیا میں گمراہی پھیلانے کے لئے نکل کھڑے ہوئے ان میں سے مسیلمہ کذاب سجاح اور اسود عنسی وہ افراد تھے۔ جنہوں نے سب سے پہلے جہنم کا سردار بننا چاہا۔ اور کہا کہ محمد نبوت کا دعوےٰ کر کے کامیاب ہو سکتے ہیں۔ تو ہم کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے؟ ادھر آنحضور کے وصال کے فوراً بعد عرب میں ارتداد کی ایسی سخت آندھی چلی کہ سوائے دو تین شہروں کے قریباً سارا عرب مرتد ہو گیا۔ یہ لوگ نہ صرف مرتد ہوئے بلکہ انہوں نے باقاعدہ مدینۃ الرسول پر حملہ بھی کر دیا۔ مرتدین کی کثرت کی کیفیت یہ تھی۔ کہ مدینہ سے نکل کر بارہ بارہ میل تک ان کی فوجیں پڑی ہوئی تھیں۔ اور مدینہ چاروں طرف سے دشمنوں اور مخالفوں میں گھرا ہوا تھا۔

مسلمان اول تو ویسے ہی اپنے آقا کی وفات سے مغموم اور مضمحل ہو رہے تھے ارتداد کا فتنہ عظیمہ ان کے لئے سوہان روح ہو گیا۔ پھر نئے نئے مدعیان نبوت نے کھڑے ہو کر ان کی پریشانیوں میں یہ اضافہ کر دیا یہ تھے وہ حالات جن میں سے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے سب سے پہلے جانشین کو گزرنا پڑا۔

حضور انور نے وفات سے چند روز قبل اسامہ کے ماتحت جو آنحضرتؐ کے آزاد کردہ غلام زید کے فرزند تھے۔ انکے باپ کی شہادت کا انتقام لینے کے لئے ایک لشکر مرتب کر کے سرحد شام پر روانہ فرمانے کا ارادہ کیا تھا۔ اور تمام بڑے بڑے صحابہ کو اس لشکر میں شامل ہو کر جانے کا حکم دیا تھا۔ لشکر روانگی کے لئے تیار تھا۔ کہ آنحضور علیل ہو گئے اور اسی علالت کے دوران میں حضور کی وفات ہو گئی۔ قوم نے متفقہ طور پر حضرت صدیق اکبرؓ کو آپ کا جانشین منتخب کیا۔

صدیق اکبرؓ نے خلیفہ ہونے کے بعد سب سے پہلا کام یہ کیا۔ کہ اس لشکر کو روانگی کا حکم دیا۔

ایسے سخت حالات میں ایک مضبوط لشکر کو جس میں مسلمانوں کے جنگ آزمودہ اور تجربہ کار بہادر شامل تھے۔ مدینہ کے باہر بھیجنا بظاہر ایک ناعاقبت اندیشی کا فعل قرار دیا جا سکتا تھا۔ اس لئے انصار نے جمع ہو کر حضرت عمرؓ کو اس بات کے لئے آمادہ کیا۔ کہ وہ اس کے متعلق بارگاہ خلافت میں حاضر ہوں۔ اور عرض معروض کریں۔

حضرت فاروقؓ آ گئے تو جناب صدیق نے پوچھا آپ کیوں آئے ہیں؟

وقف جائداد و آمد کے وعدوں کی میعاد ۳۰ جون تک بڑھا دی گئی ہے

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے حفاظت مرکز کے چندہ (وقفہ جائداد وقف آمد) کے وعدے کرنے اور فہرستیں ارسال کرنے کی میعاد ۳۰ جون ۱۹۴۷ء تک بڑھا دی ہے۔ جن جماعتوں نے ابھی تک مکمل فہرستیں نہیں بھیجیں۔ وہ فوری طور پر اس طرف توجہ کریں اور جلد سے جلد فہرستیں ارسال کرنے کی کوشش کریں؛

"قرآن"

بن جائیگا تو بھی ماہتاب قرآں
کر کد عہ میں جا کے اکتساب قرآں
تاریک فضاؤں کو منور کر دے
اے چاند! اٹھا لے آفتاب قرآں

نسیم سیفی

حضرت عمرؓ۔ مجھے انصار نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ تا کہ موجودہ حالات کے متعلق میں بعض ضروری باتیں آپ کی خدمت میں عرض کر دوں۔

حضرت صدیقؓ۔ ہاں کہیے کیا ضروری باتیں ہیں۔

حضرت عمرؓ۔ پہلی بات تو یہ ہے۔ کہ اس وقت اس لشکر کی روانگی ہرگز ہرگز قرین مصلحت نہیں۔ مدینہ چاروں طرف سے مرتدین کی فوجوں اور دشمنوں کے لشکروں سے گھرا ہوا ہے۔ خود مدینہ کے اندر منافقین موجود ہیں۔ جو پل پل کی خبریں حملہ آوروں کو پہنچاتے رہتے ہیں۔ ہمیں اس وقت ایک ایک آدمی کی شدید ضرورت ہے۔ اگر یہ لشکر چلا گیا۔ تو پھر ہماری حفاظت کی کوئی شکل نہیں۔ حملہ آور ہمیں بکریوں اور بھیڑوں کی طرح ذبح کر دیں گے۔ اور ہماری عورتوں کے ساتھ نہ معلوم کیا برتاؤ کریں۔

اس لئے مناسب یہ ہے۔ کہ فی الحال اس لشکر کی روانگی ملتوی رکھیں۔ جب یہ فتنہ خدا کے فضل سے فرو ہو جائے۔ تو پھر فوراً اس لشکر کو روانہ کر دیجئے گا۔ اس لشکر کی اس وقت روانگی تو بلاشبہ خودکشی کے مترادف ہوگی۔ سوچئے تو سہی جب ہمارے سامنے لڑنے والے ہی چلے گئے۔ تو کیا عورتوں اور بچوں کو لے کر آپ حملہ آوروں کا مقابلہ کریں گے؟

دوسرا مشورہ انصار کا یہ ہے۔ کہ اگر آپ کی رائے میں اس لشکر کی فوراً ہی روانگی ضروری ہو۔ تو پھر زیادہ مناسب ہوگا۔ کہ بجائے اسامہ کے جن کی عمر ابھی صرف ۱۷ سال کی ہے کسی تجربہ کار لیدر جنگ آزمودہ صحابی کو لشکر کا سردار بنایا جائے۔ مگر قریش کے معززین اور انصار کے شرفاء ویسے بھی شاید اسامہ کی ماتحتی پر دل سے راضی نہ ہوں۔ کیونکہ وہ ایک غلام کے فرزند ہیں۔

یہ سنکر حضرت صدیقؓ کا چہرہ مارے غصہ کے سرخ ہو گیا۔ اور انہوں نے فرمایا۔ عمر! کیا تم خیال کرتے ہو۔ کہ یہ بات میرے لئے ممکن ہے۔ کہ جس لشکر کو تیار کر کے روانگی کا حکم رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دیں۔ میں اسے روک سکتا ہوں؟ نہیں خدا کی قسم کبھی نہیں۔ خوب غور سے سنو۔ اگر مجھے اس بات کا یقین ہو جائے۔ کہ بنو اسد کے درندے اور جنگلوں کے بھیڑیے مدینہ میں آ پہنچیں گے۔ اور ہماری عورتوں اور بچوں کو اٹھا کر لے جائیں گے۔ تب بھی میں اس لشکر کو روانگی سے نہیں روک سکتا۔ جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے روانگی کا حکم دیا تھا۔ خواہ حالات کتنے ہی بدتر ہو جائیں اور واقعات کیسی ہی نازک صورت اختیار کریں۔ مگر یہ ممکن ہی نہیں کہ میں اس لشکر کو روانہ نہ کروں۔ یہ لشکر روانہ ہوگا اور ضرور ہوگا۔ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حکم کے آگے نہ خطرہ کی پرواہ ہے۔ نہ موقع کی نزاکت کا احساس۔

رہی دوسری بات تو وہ پہلے مطالبہ سے بھی زیادہ نامعقول ہے۔ اسامہ ۱۷ سال کا نوجوان سہی۔ وہ غلام زادہ سہی۔ لیکن کیا اسے آنحضورؐ نے خود سپہ سالار مقرر نہیں کیا؟ پس کیا ابو قحافہ کے بیٹے کی یہ مجال ہو سکتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقرر کردہ سپہ سالار کو معزول کر کے کسی اور کو اس کی بجائے فوج کا افسر بنائے؟ یہ بات اسی طرح ناممکن ہے۔ جس طرح سورج کا مغرب سے نکلنا۔ جاؤ میری یہ بات انصار تک پہنچا دو۔

حضرت عمرؓ۔ (پست دبی زبان سے) ایک عرض اور بھی ہے۔ جو خطرہ کا وقت اس وقت ہم پر پڑا ہے۔ اور جس طرح ہم چاروں طرف سے دشمنوں کی فوجوں میں گھر کر مجبور اور لاچار ہو چکے ہیں۔ ایسے خطرناک حالات سے مسلمان کبھی دوچار نہیں ہوئے۔ اور ان کی ایسی بے بسی کی حالت کبھی نہیں ہوئی۔ ان حالات میں مصلحت کا اقتضا یہ ہے۔ کہ مرتدین کے مطالبات میں سے زکوٰۃ کی معافی کا مطالبہ فی الحال منظور کر لیا جائے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اس وقت اتنے بڑے لشکر عظیم کے مقابلہ کی طاقت بالکل نہیں ہے۔

حضرت صدیقؓ۔ عمر! تم جاہلیت میں تو بڑے بہادر تھے۔ مگر کیا اسلام نے تمہیں بزدل بنا دیا؟ اٹھو اور جاؤ۔ مال زکوٰۃ میں سے اگر اونٹ کا گھٹنا باندھنے والی ایک رسی بھی مجھے نہیں ملے گی۔ تو میں اس کے لئے بھی جہاد کروں گا۔ میں کوئی نرمی کرنے یا مرتدین کے کسی مطالبہ کو ایک منٹ کے لئے بھی ماننے کو تیار نہیں۔ میں خدا کا خلیفہ اور رسول کا جانشین ہوں۔ اگر ایک شخص بھی میرے ساتھ نہیں ہوگا۔ تو میں تنہا ان سے لڑوں گا۔ اور میرا خدا یقیناً مجھے ان پر فتح دے گا۔ اس کے بعد کیا ہوا؟ یہی کہ لشکر فوراً روانہ ہو گیا۔ اور دنیا نے حیرت کے ساتھ دیکھا۔ کہ صدیق رضؓ کی اولوالعزمی نے مرتدین کے لشکروں کو بھی پسپا کر دیا۔ اور تمام مدعیان نبوت کا بھی قلع قمع کر دیا۔

دیکھا آپ نے عشق نبیؐ کے اس متوالے نے کس بے جگری اور جوانمردی کے ساتھ انتہائی خطرناک گھڑی میں بھی اپنے آقا کے حکم اور فرمان کو پورا کیا اور قطعاً اس امر کی پرواہ نہیں کی۔ کہ نتیجہ کیا ہوگا

صدیق رضؓ کا یہ کارنامہ تاریخ عالم میں اپنی کوئی دوسری نظیر نہیں رکھتا۔ معجزانہ طور پر حضرت صدیق اس وقت استقلال نہ دکھاتے۔ اور مخالف حالات کا فوق العادت بہادری کے ساتھ مقابلہ نہ کرتے تو کون کہہ سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لائے ہوئے اسلام کا دنیا میں نام و نشان بھی باقی رہتا یا نہیں۔ بلاشبہ صدیق کا وجود پاک اسلام کے احیاء کے لئے آدم ثانی کا حکم رکھتا ہے۔ مگر تم نے اس پر بھی غور کیا۔ کہ ایسا کیوں ہوا؟ آؤ ہم بتائیں۔ اس تمام دلاوری۔ بہادری اور بے خوفی اور اولوالعزمی کا واحد سبب صرف یہ تھا۔ کہ صدیق رضؓ کے بدن کا ایک ایک رونگٹا اپنے آقا کی محبت اور اس کے عشق میں ڈوبا ہوا تھا۔ اور دنیا کی کوئی طاقت بھی اس کو اپنے نبی کا فرمان پورا کرنے سے روک نہیں سکتی تھی۔ انہوں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا۔ کہ خواہ میری جان بھی چلی جائے۔ مگر میں اپنے آقا کے لائے ہوئے دین کو مٹنے نہیں دوں گا۔ پس اس صداقت کے ماننے میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت صدیقؓ نے اس موقع پر پہاڑ سے بھی زیادہ مستقل مزاجی کا ثبوت دیا۔ اور ایسا عظیم الشان کارنامہ یادگار چھوڑا۔ کہ آج تک دنیا اسے حیرت کے ساتھ دیکھ رہی ہے۔ (باقی)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں ایک خاتون کی درخواستِ بیعت

بالو گنج شملے سے ایک خاتون حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں اپنی تحریری بیعت ارسال کرتے ہوئے درخواست کرتی ہیں۔ کہ ان کی بیعت قبول کی جائے۔ ان کی دلی خواہش ہے کہ انہیں جلد خدا تعالیٰ کی طرف سے خدمت اقدس میں حاضر ہونے کی توفیق ملے۔ چنانچہ وہ منتظر ہیں۔ کہ کس مبارک ساعت میں ان کی یہ خواہش پوری ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ ان کی امید بر لائے اور استقامت عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ یہ عاجزہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ایک مدت سے عقیدت رکھتی ہے۔ ایک مرتبہ قادیان بھی حاضر ہوئی۔ اور اپنے بھائی مرزا اعظم بیگ صاحب کے گھر ٹھیری۔ لیکن بوجہ دائم المریض ہونے کے حضور کی زیارت سے محروم رہی۔ اور جلد ہی اپنے لڑکوں کے پاس جو فیروزپور میں ملازم ہیں۔ واپس چلی گئی۔

آجکل میں اپنے بڑے لڑکے عزیزم مرزا خورشید بیگ کے پاس شملے میں موسم گرما بسر کرنے آئی ہوئی ہوں۔ لیکن دل میں تڑپ ہے کہ جلد سے جلد حضور کے نیاز حاصل کرنے کی سعادت پاؤں۔ میرا اپنا ارادہ تو یہ تھا۔ کہ بذات خود حاضر خدمت ہو کر بیعت کروں۔ لیکن عزیزم کے مشورے پر بذریعہ تحریر ہذا بیعت کے لئے درخواست کرتی ہوں۔ حضور میری بیعت قبول فرمائیں۔ اور دعا فرمائیں۔ کہ یہ عاجزہ مع اپنے بچوں کے حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف حاصل کرے۔ کہ یہی میری دلی تمنا ہے۔ والسلام

خادمہ والدہ مرزا خورشید بیگ۔

نئے ارض و سماء

ہسپانیہ میں اسلام کی از سر نو اشاعت

(از جناب مولوی محمد اسحٰق صاحب ساقی مبلغ اسپین)

جب بھی دنیا میں روحانی پانی خشک ہو جاتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ جو کہ اپنے بندوں پر ماں باپ سے بھی زیادہ شفیق اور مہربان ہے اپنی سنت قدیمہ کے مطابق کمال رحم سے روحانی بارش نازل کرتا ہے بعینہ اسی طرح جس طرح کہ مادی پانی کے خشک ہونے پر۔ چنانچہ اس زمانے میں بھی جبکہ روحانی پانی خشک ہو چکا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک روحانی چشمہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود باجود میں جاری فرما کر دنیا کی روحانی تشنگی کو دور کرنے کا سامان کیا۔ آپ کی آمد ایسے وقت میں ہوئی۔ جبکہ دنیا سے روحانیت کا فقدان ہو چکا تھا۔ اور کیا خشکی اور کیا تری ساری دنیا فسادات کی لپیٹ میں آ گئی تھی۔ اسلام کے علماء حضرت خیر الانام صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے عین مطابق شر من تحت ادیم السماء بنے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے اسلام کو ذلیل اور رسوا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا تھا۔ آج بھی جب ہم زمانے کی حالت پر نظر کرتے ہیں تو دیکھتے ہیں کہ روحانی تشنگی کی ماری ہوئی دنیا آسمانی پانی کی ضرورت کو محسوس کر رہی ہے۔ لیکن پھر بھی اسلام جیسے دین فطرت سے روگردان ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ چودھویں صدی کے بگڑے ہوئے علماء نے اس کو دنیا کے سامنے نہایت بھدے رنگ میں پیش کیا اور دنیا بجائے گرویدہ ہونے کے اس سے دور بھاگتی چلی گئی۔ اسپین کا ملک اس نفرت اور حقارت کی زندہ مثال ہے کہ جو اسلام کے خلاف دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ حالانکہ اسپین وہ ملک ہے جہاں مسلمانوں نے کامل آٹھ سو برس تک حکومت کی۔ آج یہاں عیسائیت کا غلبہ ہے اور یہاں کے باشندے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اس قدر بغض اور تعصب رکھتے ہیں کہ اس میدان میں مسابقت کا سہرا انہی کے سر ہے۔ ان کے تعصب کا یہ حال ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص کو کتاب پڑھنے کے لئے دی گئی۔ تو اس نے جواباً کیتھولک مذہب کی ایک کتاب پڑھنے کے لئے دی۔ اور جب کچھ عرصہ کے بعد پوچھا گیا کہ اس نے بھی ہماری کتاب پڑھی یا نہیں تو جواب ملا کہ مذہباً ہم کو دوسرے مذاہب کی کتابیں پڑھنے کی اجازت نہیں۔ دیگر ممالک میں مسلمانوں کی مساجد ملتی ہیں۔ لیکن انہوں نے یہاں پر ان مساجد کو جو مسلمانوں نے اپنے دور حکومت میں تعمیر کیں گرجوں میں تبدیل کر چھوڑا ہے۔ یا منہدم کر دیا ہے۔ ایک مسجد کی عظیم الشان عمارت میں جس کو اب گرجے کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ مسیح۔ اس کی والدہ اور دیگر عیسائی راہبوں کے مجسمے نصب ہیں۔ جن کی علی الاعلان پرستش کی جاتی ہے دن بدن یہاں مسلمانوں کی حالت جو اب بھی خال خال پائے جاتے ہیں۔ فقیروں سے بھی بدتر ہے۔ پادریوں کو اس درجہ عزت و اقتدار حاصل ہے کہ قریب قریب حکومت ان کے ہی ہاتھ میں ہے۔ کسی کی مجال نہیں کہ عیسائیت کے خلاف دم مار سکے۔ نہ تقریر کی اجازت ہے نہ تحریر کی۔ کسی دوسرے مذہب کی اعلانیہ اشاعت کو برداشت نہیں کیا جاتا۔ چنانچہ ان پابندیوں کی وجہ سے عوام سخت تنگ ہیں۔ ظاہرہ عیسائیت کا راگ الاپتے ہیں لیکن دل میں اس سے بھی روگردان ہیں۔ عام میلان دہریت کی طرف ہے جن لوگوں سے بھی انفرادی طور پر ملاقات کا موقع ملتا ہے وہ فوراً کیتھولک مذہب سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔ اور جب اس کے مقابلے میں اسلام کی زرین تعلیم ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ اور ان کی مشکلات کا حل اس میں دکھایا جاتا ہے۔ تو بہت حیران ہوتے ہیں۔ اور بعض اقرار کرتے ہیں کہ واقعی اسلام دین فطرت ہے نہ کہ عیسائیت۔

ہسپانیہ وہ ملک ہے کہ جس کو اسلامی تاریخ میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہاں ہمارے آباؤ اجداد نے آٹھ صدیوں تک حکومت کی۔ لیکن جب انہوں نے اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے منقطع کر لیا۔ اور رضاء الٰہی کا دامن اپنے ہاتھ سے چھوڑ دیا۔ تو خدا تعالیٰ نے بھی اپنے بارش کی طرح برسنے والے فضلوں کو کھینچ لیا۔ چنانچہ وہاں جہاں انہوں نے صدیوں حکومت کی محکوم ہو گئے۔ اور زمانے کی تلخ کامیوں کا شکار۔ کس قدر بدقسمتی ہے کہ جہاں مسلمانوں نے آٹھ سو سال حکومت کی۔ اور ملک کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک اپنا حکم جاری کیا آج وہاں ان کی اولادوں کیلئے اس میں داخل ہونے پر پابندیاں عائد ہیں بغیر اجازت وہ داخل نہیں ہو سکتے۔ اور اگر اجازت مل جائے تو اپنے خیالات وجذبات کا تقریر و تحریر میں اظہار نہیں کر سکتے۔ زباں بند اور قلم شکستہ حالت میں زندگی بسر کرنے پر مجبور ہیں۔

یہ نہ ہو سکتا تھا کہ خدا تعالیٰ کا مسیح تو دنیا میں اس لئے آئے تا اسلام کو تمام دینوں پر غلبہ عطا کرے۔ اور اس کا پیغام اس ملک تک نہ پہنچے کہ جہاں آج اسلام نہایت کس مپرسی کی حالت میں ہے۔ حالانکہ ایک زمانے میں یہی سارا کا سارا ملک مسلمانوں کے زیر نگیں تھا۔ چنانچہ جب حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے دنیا کے دور دراز علاقوں میں مسیح موعود علیہ السلام کی آواز پہنچانے کے لئے حضور کے خادم بھیجے۔ تو اس ملک کو نظر انداز نہیں فرمایا۔ حضور کے حکم کے ماتحت احمدیت کے خادم یہاں بھی پہنچے اور باوجود ہزار ہا پابندیوں کے جن میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ شخص جو کیتھولک مذہب کے خلاف کچھ بھی کہے یا لکھے وہ قانوناً حکومت کی نگاہ میں مجرم ہے۔ اور قید کی سزا کا مستوجب ہے۔ انفرادی طور پر ملاقاتوں کے ذریعہ سے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا۔ جس کے نتیجہ میں اب تک تین ۳ افراد داخل احمدیت ہو چکے ہیں۔ اور بفضلہٖ اسلام کی تعلیم پر عمل پیرا ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب جن کا اسلامی نام انور احمد ہے دین اسلام کی راہ میں اپنی زندگی اپنے پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المؤمنین کے حضور وقف کر چکے ہیں۔ ان کے علاوہ متعدد اشخاص زیر تبلیغ ہیں اور بہت حد تک احمدیت کے قریب ہیں۔

لائبریریوں میں بھی لٹریچر پہنچا دیا گیا ہے جس کو انہوں نے شکریہ کے ساتھ قبول کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تبلیغ کے راستے میں سے مشکلات دور کر دے۔ تا یہاں کے باشندوں کے لئے دین حق کو قبول کرنا آسان ہو جائے۔ اور اسلام پوری شوکت کے ساتھ از سر نو اس ملک میں ہمیشہ ہمیش کے لئے اپنا گھر بنا لے۔

حصہ وصیت میں اضافہ

حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی تحریک پر لبیک کہتے ہوئے مندرجہ ذیل احباب نے اپنے حصہ وصیت میں اضافہ فرمایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ خدا تعالیٰ ان تمام دوستوں کو دینی اور دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے کی توفیق بخشے۔ آمین

(۱) محمد افضل صاحب از نیروبی $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ کر دیا ہے
(۲) قریشی فتح محمد صاحب " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۳) محمد عابد صاحب عادل " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۴) مولوی عبد المالک صاحب " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۵) بشیر احمد صاحب بھٹی " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۶) پیر معین الدین صاحب " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۷) پیر محی الدین صاحب " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۸) پیر انوار الدین صاحب " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۹) اہلیہ پیر انوار الدین صاحب " $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۱۰) عبد الرحمٰن صاحب دیہاتی مبلغ قادیان $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۱۱) سیدہ رفعت بیگم صاحبہ سیالکوٹ شہر $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۱۲) محمد اعظم صاحب باجوہ $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "
(۱۳) رشیدہ بیگم صاحبہ دار الرحمت $\frac{1}{10}$ سے $\frac{1}{9}$ "

۱۴۔ محمد عبداللہ صاحب رڈ چک ۳۳۲ ج ب لائل پور 1/10 سے 1/9 کر دیا ہے۔

۱۵۔ امام الدین صاحب ازاوڑے پور اسٹیٹ 1/10 سے 1/9 کر دیا ہے۔

۱۶۔ ڈاکٹر فتح دین صاحب پشاور 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔

۱۷۔ برکت علی صاحب ہیڈ کنسٹیبل سندھ میں 1/9 سے 1/8 حصہ کر دیا ہے۔

۱۸۔ نواب اکبر یار جنگ بہادر صاحب حیدر آباد دکن 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے

۱۹۔ محمد طفیل صاحب ڈیریوالہ 1/5 سے 1/4 حصہ کر دیا ہے۔

۲۰۔ اختر علی صاحب بجالگیوپور 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔

۲۱۔ حمید اللہ صاحب برج انسپکٹر بلوچستان 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔

۲۲۔ خدا بخش صاحب میانوالی سیالکوٹ 1/10 سے 1/9 حصہ کر دیا ہے۔

(سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

اعلان تقرر اُمرائے جماعتہائے احمدیہ کے متعلق ضروری تصحیح

اخبار الفضل مجریہ ۱۵ رمئی ۱۹۴۷ء میں نظارت علیا کی طرف سے ایک اعلان بعنوان "تقرر امرائے جماعتہائے احمدیہ" شائع ہوا ہے۔ جس میں بعض جماعتوں کے امراء کی منظوری یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰ راپریل ۱۹۴۸ء تک صرف ایک سال کے لئے دی گئی ہے۔ یہ درست نہیں ہے۔ ان امراء کا تقرر تین سال کے لئے ہے۔ اس لئے اصل میعاد یکم مئی ۱۹۴۷ء سے ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک ہے۔ متعلقہ جماعتیں و امراء صاحبان نوٹ فرمالیں۔ یہ جماعتیں مندرجہ ذیل ہیں:۔ جمشید پور۔ کانپور۔ بمبئی۔ لاہور۔ گوجرانوالہ۔ پشاور۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ مرے فورٹ سند و نگر۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

660

ایک نہائت نفع مند کام

پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں۔ اب چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بھی بڑھایا جائے اسلئے ہم نے اسکے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے۔ اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں پر چلا جائیگا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کیلئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آ گئی ہیں اور مزید آ رہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کیلئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہے اور جب تک کسی کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہو اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسلئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کیساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہونگے۔ اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصہ خریدے تو اسے پانچصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ گو منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملیگا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے اور کاغذات بننے کیلئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اسلئے بیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصہ جات خریدنا چاہتے ہوں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں۔ یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اسمیں سستی نہ کریں کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی۔ ان ہی کو ترجیح دی جائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہوئے ہیں۔ جو پرسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں۔

(صاحبزادہ) مرزا شریف احمد

این ڈبلیو آر کے تمام سٹاف کے نام ضروری اطلاع

ریلوے بورڈ کی طرف سے یہ ہدایت موصول ہوئی ہے کہ ہر ریلوے ملازم سے ایک ہفتہ کے اندر اندر یہ معلوم کیا جائے کہ آیا وہ پاکستان میں ملازمت کرنا چاہتا ہے یا باقی ماندہ ہندوستان میں اس غرض کے لئے ہر ڈویژن میں ایک کمیٹی مقرر کی جائیگی۔ اور ایک اکسٹرا ڈویژنل آفس کھولا جائے گا جو جملہ ملازمین ریلوے سے جن میں ناخواندہ ملازم بھی شامل ہیں مقررہ فارم پر معین جواب حاصل کرے گا۔

جملہ سرکاری ملازمین کو یقین دلایا جاتا ہے کہ ان کی ملازمت کی موجودہ شرائط اور حقوق کے محفوظ ہونے کا آئندہ بننے والی دونو حکومتوں کے نمائندوں نے یقین دلایا ہے سٹاف کے اپنے مفاد کے پیش نظر ان کو مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں ایڈمنسٹریشن سے تعاون کریں۔ اور جس قدر جلد ممکن ہو۔ اپنے بیانات ریکارڈ کرا دیں۔

جنرل مینجر

لاہور میں فرقہ وارانہ صورت حالات

لاہور ۲۵ جون۔ مسٹر ایچ۔ بی۔ سیم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے بتایا کہ ابھی تک لاہور کی فرقہ وارانہ بدامنی میں کوئی خاص تبدیلی واقع نہیں ہوئی۔ آج آتشزدگی کی ۲۱ وارداتیں ہوئیں۔ کناری بازار میں قریباً دس مکان اور بھاٹی گیٹ میں چار مکانات جل کر بالکل راکھ ہو گئے۔

آج شہر میں بم پھینکنے کی اور چھرا گھونپنے کی متعدد وارداتیں ہوئیں۔ لوہاری گیٹ کے باہر ایک مجسٹریٹ پر بم پھینکا گیا۔ لیکن خوش قسمتی سے وہ بچ گیا۔ شہر کے بازاروں میں فوج گشت لگا رہی ہے۔

خان افتخار حسین خاں آف ممدوٹ۔ مسٹر بھیم سین سچر اور سردار سورن سنگھ نے اپیل کی ہے کہ لوگوں کو بدامنی اور قتل و غارت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور امن کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

لاہور کارپوریشن کے میئر میاں امیرالدین نے بھی ایک بیان میں امن کی اپیل کی ہے۔ اور فساد پھیلانے والوں کی شدید مذمت کی۔

کل لیگ کانگرس اور لیبر پارٹیوں کے لیڈر ہمراہ گورنر پنجاب سے ملے ان کی ملاقات قریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ تقسیم پنجاب کے علاوہ لاہور کی تازہ صورت حالات پر بھی انہوں نے گفتگو کی۔

عبدالغفار خاں اور ان کے رفقا سرحد کے ریفرنڈم میں حصہ نہیں لیں گے

پشاور ۲۵ جون۔ عبدالغفار خاں نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میرے ہم خیال سرحد میں ہونے والے ریفرنڈم میں حصہ نہیں لیں گے۔ کیونکہ اس میں صرف یہ پوچھا جائے گا کہ سرحد کے باشندے پاکستان میں رہنا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔ آپ نے کہا ہم صرف اس صورت میں حصہ لیں گے جبکہ اس سوال پر ریفرنڈم کیا جائے کہ پٹھان آزاد پٹھانستان چاہتے ہیں یا نہیں۔ اس فیصلہ کی اطلاع مسٹر جناح کو اور کانگرس ہائی کمان کو کر دی گئی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ ریفرنڈم ۶ جولائی کو شروع ہوگا۔ اور ۱۷ جولائی تک جاری رہے گا اس کے چند دن بعد نتیجہ کا اعلان کر دیا جائیگا۔

چوہدری غلام یٰسین صاحب واقف زندگی

کی

انگلستان سے امریکہ کو روانگی

لنڈن ۲۵ جون چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد فضل لنڈن بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ چوہدری غلام یٰسین صاحب واقف زندگی بغرض تبلیغ امریکہ روانہ ہو گئے ہیں۔ ان کی روانگی سے تین روز قبل مورخہ ۲۱ جون کو لنڈن کے احمدی احباب نے اپنے عزیز بھائی کے اعزاز میں الوداعی دعوت کا انتظام کیا امام صاحب مسجد فضل لنڈن مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی تبلیغی مساعی کا جو انہوں نے قیام لنڈن کے دوران میں کیں بہترین اجر عطا فرمائے۔ اور امریکہ میں بھی بیش از پیش خدمات بجا لانے کی توفیق بخشے! آمین۔

انتقال اقتدار اور برطانیہ

لنڈن ۲۴ جون۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار نے اطلاع دی ہے۔ کہ ہندوستان اور پاکستان کو مکمل اختیارات دینے کی عارضی تاریخ اگرچہ ۱۵ اگست مقرر ہو چکی ہے۔ لیکن انتقال اختیارات کی قطعی تاریخ کا فیصلہ بھی اب وائسرائے اور برطانوی حکومت نے ہندوستان کی سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ امید ہے کہ قطعی تاریخ کا آخری فیصلہ جولائی کے اندر اندر ہو جائے گا۔ اور پاکستان اور ہندوستان کے متعلق بیا بل اسی تاریخ کے مطابق پیش ہو کر پاس کیا جائے گا۔ جہانتک ۱۵ اگست کی تاریخ کا تعلق ہے۔ یہ تاریخ لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے ہی مقرر کی تھی۔ لیکن اب برطانوی حکومت نے ایجا پر ہندوستانی لیڈروں سے پوچھا گیا ہے کہ وہ کس تاریخ کو تمام اختیارات سنبھال سکیں گے۔

"عدم تشدد" میں تشدد

الہ آباد ۲۴ جون۔ کل شام ایک پبلک جلسے میں تقریر کرتے ہوئے یو۔ پی اسمبلی کے سپیکر مسٹر پرشوتم داس ٹنڈن نے کہا کہ یہ خیال کرنا غلط ہے کہ عدم تشدد کا عقیدہ کسی حالت میں بھی اسلحہ وغیرہ استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ انہوں نے بتایا کہ برائی اور برائی کا ارتکاب کرنے والے دونوں کو ختم کر دینا ضروری ہے۔ ان کو نہ ماننا نہ صرف یہ کہ دھرم کے خلاف ہے بلکہ بزدلی کی نشانی ہے۔

مسٹر گاندھی کا ہندو مذہب کو انتباہ!

نئی دہلی ۲۴ جون۔ کل پراتھنا کے بعد مسٹر گاندھی کا مندرجہ ذیل تحریری بیان پڑھ کر سنایا گیا۔ ہندوستان کی تقسیم در تقسیم ہم کو ہوشیار کرنے کے لئے کافی ہے۔ یہ خبریں آ رہی ہیں کہ پاکستان میں اچھوت اقوام کو جداگانہ انتخاب کا حق دیا جائے گا۔ میں پوچھتا ہوں کیا اس کا مطلب اچھوتوں کے لئے قبول اسلام کی دعوت ہے؟ وقت آ گیا ہے کہ ہندو مذہب بلند معیار پر قائم ہو جائے۔ ورنہ یہ خود اپنے غیر مانوس توہمات اور برے رسم و رواج کی بدولت اپنی ہستی کو ختم کر دینے کا موجب ثابت ہوگا

ہندوستان میں برطانوی مشینوں کی درآمد

لنڈن ۲۳ جون۔ بورڈ آف ٹریڈ نے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ مئی ۱۹۴۷ء میں ۲۰۲۲۴۳۶ پونڈ کی مالیت کی مشینیں برطانیہ سے ہندوستان آئی ہیں ۱۹۴۷ء کے پہلے پانچ مہینوں میں مختلف قسم کی جو برطانوی مشینیں ہندوستان میں درآمد کی گئی ہیں ان کی قیمت کا اندازہ ۹۸،۹۷،۴۳۹ پونڈ بتایا گیا ہے۔ یہ رقم گذشتہ سال کی درآمد کے مقابلے میں بہت زیادہ ہے اندازہ ہے کہ اوسطاً ماہوار بیس لاکھ پونڈ کی مشینری ہندوستان برطانیہ سے خرید تا ہے

یونینسٹ پارٹی کا خاتمہ

لاہور ۲۴ جون۔ یونینسٹ پارٹی کے غیر مسلم ممبروں نے کانگرس میں شامل ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ ان ممبروں نے ایک بیان میں بتایا کہ ہمارے نزدیک یونینسٹ پارٹی ختم ہو گئی ہے۔ جب ہمارے لیڈر ملک خضر حیات خاں نے مسلم لیگ کی حمایت کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ تو ہمارے لئے اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ ہم کانگرس میں شامل ہو جائیں۔

سندھ میں یونیورسٹی کی سینیٹ کا پہلا اجلاس

کراچی ۲۴ جون۔ آج سندھ یونیورسٹی کی سینیٹ کی پہلی میٹنگ ہوئی۔ اس میں ایک قرارداد کے ذریعے اقلیتوں کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ ان کے مذہبی۔ تمدنی اور تعلیمی حقوق کے تحفظ کا مناسب انتظام کیا جائے گا۔ سینیٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ اگلے سال جون میں پہلے سالانہ امتحانات منعقد ہوں۔

فیلڈ مارشل منٹگمری کی مسٹر جناح سے ملاقات

نئی دہلی ۲۴ جون۔ فیلڈ مارشل منٹگمری نے کل مسلم لیگ اور کانگرس کے لیڈروں سے ملاقات کی۔ اس سلسلے میں آج آپ نے مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ سے ملاقات کی۔

کراچی ۲۴ جون۔ سرکاری طور پر بتایا گیا ہے کہ مسٹر جناح اگلے ماہ کراچی آ رہے ہیں۔ وہ یہاں آرڈیلی ہاؤس میں ٹھہریں گے جہاں اب سندھ کی فوجوں کے کمانڈر رہائش پذیر ہیں۔ سندھ کی حکومت نے کمانڈر کے لئے علیحدہ کوارٹرز کا انتظام کیا ہے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ دسمبر ۱۹۴۶ء میں مسٹر جناح کراچی گئے تھے۔ اور انہوں نے وہاں کافی جائیداد خریدی تھی۔

فیروزپور ۲۴ جون ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ فیروزپور نے موجودہ فرقہ وارانہ خوف و ہراس کے زیر اثر دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت رات یا دن کو جھوٹے الارم نعرے لگانے اور ڈھول بجانے کی ممانعت کر دی ہے۔ یہ پابندی فیروزپور کی حدود بستی ٹانکا والی اور فیروزپور چھاؤنی کے علاقہ میں ۲۳ جولائی نافذ رہے گی